ایک سال پہلے اور وفات ۳/ رمضان المبارک ۱۱ھ / بروایت اہل التشیع ۳/ جمادی الآخری ۱۱ھ) ہوئی۔ ایک مبارک ہستی کے متعلق مبارک کتاب ہے۔ کاش کہ آج کی عورت یہ سمجھ سکے کہ اس کی ذہنی، معاشرتی اور اخلاقی قیادت کا نمونہ وہ ہے جو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

---

| افغان مجاہدین | از جناب اسعد گیلانی ایم اے، ایم این اے / ناشر: اسلامی اکادمی منصورہ لاہور |
|---|---|

قیمت: ۵۰/ روپے۔

مسئلہ افغانستان — روسی جارحیت، جہادِ افغانستان اور مہاجرینِ افغانستان کے متعلق اردو میں جتنا زیادہ لٹریچر نمودار ہو جانا چاہیے تھا، اتنا نہیں ہوا۔ ایک طرف اہلِ علم و فضل کا فرض تھا کہ وہ افغانستان کی تاریخ، قوم افاغنہ کی روایات، افغانستان میں روس کی دوستانہ مداخلت اور اس میں روز بروز اضافہ، کمیونزم کا سیاسی لیڈروں اور گروہوں اور نوجوان حلقوں میں نفوذ، محل میں اس کا غلبہ وغیرہ، مسائل پر نہایت درجہ تحقیقی لٹریچر لکھا جاتا۔ دوسری طرف ادیبوں اور شاعروں کا کام تھا کہ وہ جارحیت کے خلاف اور اپنی آزادی کا تحفظ کرنے والے نہتے افغانوں کے حق میں "لفظ" کے محاذ سے اخلاقی مدد، صداقت و انصاف کو پہنچاتے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ قوم کا خاصا بڑا حصہ بے حس ہے اور اس وقت کا منتظر ہے جب یہ حسی کی برفانی چٹانوں کو مشیت کا قانون اپنے نیزے سے پھاڑ دے۔

صرف چند کتابیں اور رسائل ہمارے پاس ہیں۔ ان میں ایک یہ کتاب "افغان مجاہدین" نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے۔ اسعد گیلانی صاحب نے اس کتاب میں دونوں طرح سے کام کیا ہے۔ یعنی ایک گونہ تاریخ و تحقیق کا بھی اور بیشتر ادبیت کے پیرائے میں۔ تقریظ میں انہوں نے مسئلے کا پورا جائزہ پیش کر دیا ہے۔ اگلی فصل کا عنوان ہی پوری داستان ہے: "روس دوست خور سامراج"۔ پھر ہجرت اور جہاد کے عنوانات پر دل کھول کر گیلانی صاحب نے پرزور اظہار کیا ہے۔ ہجرت و جہاد دونوں ان کے بہت ہی خاص موضوع ہیں۔ وہ ہمیں جنگ کے معرکوں کے درمیان لے جاتے ہیں، وہ مہاجروں کے قافلوں کے ساتھ شامل کر دیتے ہیں، مہاجرین کے کیمپ میں لے جا کر ایسے ایسے زندہ کرداروں سے متعارف کراتے اور ان کی سرگزشتیں سنواتے ہیں کہ دل ہل جاتا ہے۔